"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ایڈیٹر
نورالدین منیر ایم۔اے

احسان ۱۳۵۸ ہش　　جون ۱۹۷۹ء

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸۳۵ - ۱۹۰۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۱۵ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان ۱۳۵۸ ہش

جون ۱۹۷۹ء

اداریہ

اِسلام اور آزادیٔ ضمیر

(نورالدّین منیر ایم۔ اے)

اِس شمارہ کے انگریزی حصّہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو خطبات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ حضور نے اِن خطبات میں آزادئ ضمیر کے متعلق اسلامی تعلیم پیش فرمائی ہے اور قرآنی آیات سے ثابت فرمایا ہے کہ نہ تو اسلام یہ اجازت دیتا ہے کہ کسی کو بزورِ شمشیر مسلمان بنایا جائے اور نہ ہی یہ اجازت دیتا ہے کہ کسی ایسے شخص کو جو اسلام سے منحرف ہو جائے کسی قسم کی سزا دی جائے۔

یہ دونوں سوال نہایت اہم ہیں۔ یعنی کیا اسلام جبراً کسی کو مسلمان بنانے کی اجازت دیتا ہے اور کیا وہ مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں۔ بعض مسلمانوں نے بدقسمتی سے دونوں امور میں قرآنی تعلیمات کے برعکس عقیدہ اپنا لیا۔ چنانچہ بعض کتبِ تاریخ میں ایسے واقعات بھی درج ہیں کہ لشکرِ اسلام نے دشمنوں کے سامنے تین باتیں رکھی تھیں۔ (۱) مسلمان ہو جاؤ تو ہمارے بھائی ہو (۲) ورنہ جزیہ دینا قبول کرو (۳) اور اگر یہ بھی نہیں تو پھر تمہیں تلوار کرے گی۔ یہ عقیدہ مسلمانوں میں اِس طرح رچ بس گیا کہ وہ اِس بات میں فخر محسوس کرنے لگے کہ ان کے اباء و اجداد نے تلوار کے زور سے اسلام کو خوب پھیلایا۔ مشہور سیّاح ابنِ بطوطہ بھی اپنے سفرنامہ میں مشرقی افریقہ کے ایک سلطان کی تعریف کرتے ہوئے یہی لکھتا ہے کہ وہ روزانہ جہاد کرتا ہے اور جو کافر مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہیں

انہیں فی الفور تلوار کے گھاٹ اتار تا ہے گویا یہ ظلم اعلیٰ قسم کا خُلق تسلیم کر لیا گیا اور کسی کو مجال نہ ہوئی کہ اِس عقیدہ کے خلاف آواز اُٹھاتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بھی عظیم الشان احسان ہے کہ آپ نے نہایت جرأت سے کام لے کر مذہب میں جبر کے خلاف آواز اُٹھائی اور بڑے زور سے اس کی تردید کی۔ آپ نے قرآنی آیات سے ثابت کیا کہ اسلام دین کے معاملہ میں جبر سے کام لینے کو قطعاً روا نہیں رکھتا۔ علماء نے اس پر آپ کے خلاف کُفر کے فتوے لگائے اور افغانستان میں تو احمدیوں کو شہید بھی کیا گیا۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ حق کی فتح ہو کر رہے گی۔ حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق بھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اصل قرآنی تعلیم پیش کی کہ وہ آسمان پر نہیں گئے بلکہ اِسی زمین پر فوت ہوئے تو لوگوں نے اس پر بھی بہت شور مچایا تھا اور کفر کے فتوے لگائے تھے لیکن آخر حق کی فتح ہوئی ہے۔ اب الازہر یونیورسٹی کے ریکٹر اور دیگر کئی علماء نے یہی فتویٰ دیا ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ فوت ہو چکے ہیں۔ اسی طرح وقت گزرنے پر آخر یہی تعلیم غالب آئے گی کہ اسلام میں جبر ہرگز جائز نہیں نہ کسی کو مسلمان بنانے کے لئے اور نہ کسی کو اسلام کے چھوڑنے سے روکنے کے لئے۔ یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ بعض روشن خیال مسلمانوں نے اِس عقیدہ کے حق میں لکھا بھی ہے۔

اِس ضمن میں مسلمانوں کو یہ تو سوچنا چاہیئے کہ اگر باقی ساری اقوام بھی یہی فیصلہ کر لیں کہ وہ بھی تلوار کے زور سے اپنے مذہب کو سربلند کریں گی اور جو کوئی ان کا دین چھوڑے گا اس کا سر تلوار سے قلم کر دیں گی تو پھر دُنیا میں امن کیسے قائم ہوگا زندگی کیسے قائم رہے گی۔ اور پھر یہ بھی تو سوچیں کہ ایسی صورت میں تبلیغ اسلام کا موقع کہاں ہوگا؟

شیریں کلامی اور نرمی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تم پر حملہ کرتے ہیں انہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو۔ اب ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے حملے اسلام پر تلوار سے نہیں بلکہ قلم سے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ ان کا جواب قلم سے دیا جاوے۔ اگر تلوار سے دیا جاوے گا تو یہ اعتدا ہوگا جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے انّ اللہ لا یحبّ المعتدین۔۔ ۔۔۔شیریں کلامی اور نرمی سے ان کے وساوس کو دُور کیا جاوے تو امید ہے کہ وہ سمجھ جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعجب ہے

تجھے نماز کی فرصت نہیں تعجّب ہے ❊ خدا سے اپنے محبّت نہیں تعجّب ہے
نماز موجبِ تسکینِ قلبِ مومن ہے ❊ تجھے مگر اس کی ضرورت نہیں تعجّب ہے
یہ کیا کہا کہ لگاؤ نہیں مجھے اِس سے ❊ اِدھر رجوعِ طبیعت نہیں تعجّب ہے
خدا کا عبد ہے تُو اور وہ ترا معبود ❊ پسند اُس کی عبادت نہیں تعجّب ہے
بناتِ نوعِ بشر ہے اِسی سے وابستہ ❊ تجھے جو اس سے بھی رغبت نہیں تعجّب ہے
غذائے خاص ہے یہ رُوحِ ہر بشر کے لئے ❊ اِسی میں گر کوئی لذّت نہیں تعجّب ہے

صِلہ نماز کا دونوں جہاں میں جنّت ہے
تجھے ضرورتِ جنّت نہیں تعجّب ہے

کیا تھا رُوح نے تیری جو عہد خالق سے ❊ اُسے نبھانے کی ہمّت نہیں تعجّب ہے
نماز کافر و مومن میں حدِّ فاصل ہے ❊ اگر یہ تجھ میں علامت نہیں تعجّب ہے
یہی تو موجبِ معراجِ مردِ مومن ہے ❊ تجھے اِسی سے محبّت نہیں تعجّب ہے

جو نیکی تجھ کو بچاتی ہے فحش و مُنکر سے
اُسی کے کرنے کی فرصت نہیں تعجّب ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلّغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے قارئین کرام کی رائے

(۱)

آپ کا خط ۱۹/۷۹-۵-۲۰ ملا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا مضمون اسلامی سزاؤں کے متعلق جو آپ نے شائع فرمایا ہے یہ آج کل کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ مغربی ممالک میں اس پر سخت تشویش کا اظہار ہو رہا ہے اور اعتراضات پر اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ یہ سمجھا جا رہا ہے کہ گویا ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں۔ حالانکہ اسلامی سزاؤں سے ہی درحقیقت معاشرہ کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

جن ممالک میں غلط قسم کی ہمدردیٔ مخلوق کے خیالات کے تحت نرم قسم کی سزائیں رکھی ہوئی ہیں وہاں دن بدن جرائم بڑھتے جا رہے ہیں۔ گذشتہ موسمِ سرما میں نیویارک میں شدید برف باری کے نتیجہ میں کچھ عرصہ کے لئے بجلی فیل ہو گئی تو ڈاکے اور چوریوں کی بھرمار ہو گئی اور کروڑوں روپے کا نقصان کر دیا گیا۔ یہ اس ملک کا حال ہے جسے سب سے زیادہ تہذیب یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں سعودی عرب میں چوری بہت کم ہے بلکہ برائے نام ہے۔ شروع جنوری ۱۹۷۰ء میں خاکسار حج پر گیا تو جدّہ کے ہوائی اڈہ پر گھنٹوں گھنٹے میرا سامان بغیر کسی حفاظت کے پڑا رہا اور میں اِدھر اُدھر کاموں کے لئے پھرتا رہا لیکن کسی نے چھیڑا تک نہ۔ باقی اکثر لوگوں کا بھی یہی تجربہ ہے۔ اس سے اسلامی سزاؤں اور خود تجویز کردہ سزاؤں میں فرق سمجھ آ سکتا ہے۔

اگر اسلامی سزاؤں کی صحیح رنگ میں شریعت غرّاء کے منشاء کے مطابق جاری کیا جائے تو یہ یقیناً معاشرہ کی تطہیر کا کام دے گا۔

بہرحال آپ نے عین ضرورت کے مطابق یہ مضمون شائع کیا ہے جو اگرچہ مختصر ہے مگر ماشاء اللہ بہت جامع ہے۔ اس طرح سے آپ رسالہ کو خدا کے فضل سے زیادہ مفید اور دلچسپ بنا رہے ہیں۔ فجزاکم اللہ۔

خاکسار عبدالحق ایڈووکیٹ
امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب

ماہنامہ "تحریکِ جدید" کو آپ نے پسند فرمایا۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسالہ کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کی توفیق دے۔ آمین (نورالدین منیر)

(۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے پہلے عاجز نے تحریکِ جدید کا شمارہ دسمبر ۷۸ء و جنوری ۷۹ء پڑھا۔ اسی وقت سے عاجز ماہنامہ تحریکِ جدید کا شدید مشتاق ہے اور نئے رسالہ کی آمد کا شدت سے انتظار کرتا ہے۔ اِس شمارے کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس کے بعد فروری کا شمارہ (۲) مارچ کا شمارہ (۳) اپریل کا شمارہ (۴) کا مطالعہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تمام شماروں کو ایک دوسرے سے بڑھ کر مفید پایا۔

تحریکِ جدید کے شمارے جن مضامین کی اشاعت کی وجہ سے کامل اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ان میں کاروانِ اسلام، بیرونی ممالک سے اسلام کی ترقی کے لئے مختلف پروگراموں کی رپورٹیں، آپ کے سوالات اور ان کے جوابات قابلِ ذکر و قابلِ قدر ہیں۔

اس کے علاوہ معمولی قیمت کے بدلے (جو نہ ہونے کے برابر ہے) تحریکِ جدید پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک کو معلومات بہم پہنچانے کے لئے انگلش میں کافی مواد شائع کرتا ہے تحریکِ جدید کے متعلقہ تمام منتظمین دادِ بے انتہا کے قابل ہیں۔

میری دعا ہے کہ یہ رسالہ خدمتِ اسلام کے لئے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔

ڈاکٹر نذیر احمد عسکر۔ کوئٹہ چھاؤنی

ماہنامہ "تحریکِ جدید" کو آپ نے پسند فرمایا اور اس کی ترقی کے لئے دعائیں دیں، جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسالہ کو زیادہ مفید بنانے کی توفیق دے۔ آپ کے سوال کا جواب انشاء اللہ جلدی دیا جائے گا۔ (نورالدین منیر)

(۳)

رسالہ موصول ہوا۔ بے شک رسالے کو موجودہ دور میں شبِ تاریک میں قندیلِ رہنمائی کہا جا سکتا ہے۔ رسالہ ہر لحاظ سے جاذبِ نظر ہے۔ مگر وہ سلسلہ جس نے مجھے چونکایا اور خط لکھنے پر مجبور کیا وہ ہے "آپ کے سوالات اور ان کے جوابات"۔

مکرمی! میں جماعت دہم کی طالبہ ہوں۔ رسالہ کی مستقل قاری ہوں۔ ایک طویل عرصے سے ایک سوال میرے ذہن میں گردش کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اسلام کی رُو سے تصاویر (جاندار اشیاء کی) بنانا یا تصاویر کھنچوانا گناہ ہے جبکہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ایک پردہ

لٹکایا ہوا تھا جس پر پرندوں کی تصاویر تھیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پردہ اتار دو اس پر جاندار وں کی تصاویر ہیں"۔

علاوہ ازیں ایک دفعہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا تھا کہ

"میں نے صرف اِس لئے تصویر کھنچوائی ہے کہ امریکہ کے لوگ قیافہ شناس ہوتے ہیں اور تصویر دیکھ کر ہی پہچان جاتے ہیں"۔

اِس کے علاوہ اگر کوئی احمدی بھائی بہن اِس TOPIC پر کچھ معلومات رکھتے ہوں تو مرحمت فرمائیں۔

سوال یہ ہے کہ بغیر کسی دینی ضرورت کے تصاویر کھنچوانا جائز ہے۔

امید ہے کہ اِس سلسلہ میں میرے ذہنی خلفشار کو ختم کر دیں گے کیونکہ تحریکِ جدید ہمارے لئے روشنی کی ایک کرن ہے۔ امید ہے مایوس نہ کریں گے۔

طاہرہ حبیب احمد۔ حافظ آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا سوال نہایت دلچسپ ہے انشاء اللہ جلد جواب دیا جائے گا۔ (نور الدین منیر)

میٹرک کا اِمتحان دینے والے طلباء توجّہ فرمائیں

ایسے احمدی طلباء جو اِس سال میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اِس لئے میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ موسمِ گرما کی تعطیلات کے بعد ماہِ ستمبر میں ہوگا۔ معیّن تاریخ کا جلد اعلان کر دیا جائے گا اور امیدواران کو بھی اطلاع کر دی جائے گی، انشاء اللہ۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے سوالات اور اُن کے جوابات

(از محترم مولانا غلام باری صاحب سیف)

سوال :- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب "AHMADIYYAT OR THE TRUE ISLAM" کو بعض دعاؤں سے شروع فرمایا ہے۔ اس میں سورۃ فاتحہ میں مخاطب کی ضمائر کو غائب میں تبدیل کیا ہے اس کا کیا جواز ہے؟

(چوہدری محمود احمد چیمہ از انڈونیشیا)

جواب :- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس دعا میں سورۃ فاتحہ کی دعا کو اپنایا ہے جیسا کہ حضور کی دعا سے ظاہر ہے یہ دعا "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں یوں منقول ہے :-

الحمد للہ ربّ العالمین۔ الرّحمٰن الرّحیم۔ مالك یوم الدّین۔ ایاہ نعبد وایّاہ نستعین وایّاہ ندعوان یھدینا إلی الصّراط المستقیم صراط الّذین انعم علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

اللّٰھمّ یاربّ الھمنا ما یکون فیہ رضاك وارزقنا تقواك وصفّ خواطرنا ونقّ افکارنا جرّدنا علی مقابلۃ الشرّ و دواعیہ وشجّعنا علی مخالفۃ الخنّاس وما عیہ۔

قرآن مجید کی دعاؤں میں تبدیلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔ مثلاً قرآن مجید کی آیت یہ ہے۔ ھو اللہ الذی لا إلٰہ الّا ھو عالم الغیب والشّھادۃ (الحشر آیت ۲۳) لیکن ترمذی کی حدیث ہے ابو راشد الجُرانی رِوایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آیا اور عرض کی مجھے کوئی حدیث بتائیے جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو۔ اس پر انہوں نے مجھے ایک صحیفہ دیا اور کہا یہ مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوا کر دیا تھا۔ اس میں یہ درج تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی دعا سکھلائیے جو میں صبح و شام کیا کروں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر یہ دعا کیا کرو :-

اللّٰھمّ فاطر السّمٰوٰت والارض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم الغیب والشھادۃ لا الٰہ
الّا انت ربّ کلّ شیٔ ومملیکہ
.... الخ (ترمذی ابواب الدعوات
جلد دوم ص۲۱۵)

اب اس دعا میں قرآن کریم کی مذکورہ آیت میں لا الٰہ اِلّا ھو کو موخر کر لیا ہے اور غائب کی بجائے مخاطب کی ضمیر کو تبدیل کیا گیا ہے اور سورۃ حشر کی آیت ھو اللّٰہ الّذی لا الٰہ اِلّا ھو عالم الغیب والشھادۃ کو اپنایا گیا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۴۷ میں ہے قل اللّٰھمّ فاطر السمٰوٰت والارض عالم الغیب والشھادۃ تو بھی یہی جواب ہے کہ اس آیت کو اپنایا گیا ہے اور حدیث کی دعا میں اس پر الفاظ بڑھائے گئے ہیں۔

قرآنِ مجید میں سورۃ اخلاص یوں ہے:۔

قل ھو اللّٰہ احد۔ اللّٰہ الصمد۔
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفوًا احد۔

لیکن ترمذی میں بریدۃ اسلمی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سُنا تو فرمایا کہ اس نے اللہ کے اسمِ اعظم سے اسے پکارا ہے اور جب بندہ اسمِ اعظم سے اسے پکارتا ہے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ وہ ان الفاظ میں دعا کر رہا تھا:۔

اللّٰھمّ اِنّی اسالک بانی اشھد انک
انت اللّٰہ لا الٰہ اِلّا انت الاحد الصمد
المذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفوًا
احد (ترمذی باب ما جاء فی جامع الدعوات
ابواب الدعوات)

اِس دعا میں دیکھئے سورۃ اخلاص کی پہلی آیت قُل ھو اللّٰہ احد کی بجائے مخاطب کا صیغہ صحابی نے استعمال کیا۔ اس نے یوں دعا کی انت اللّٰہ لا الٰہ الّا انت اس دعا میں بھی سورۃ اخلاص کو اپنایا گیا ہے۔ یہاں بریدۃ اسلمی نے قرآنی روح کو قائم رکھتے ہوئے اِن الفاظِ قرآن کو اپنا کر دعا کی ہے۔ اس دعا کو حضور نے دعاءِ مستجاب قرار دیا۔ اِس سے پہلے باب میں تمیم داری سے دعا یوں مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی:۔

اشھد ان لا الٰہ اِلّا اللّٰہ وحدہٗ
لا شریک لہٗ الٰھا واحدا احدا صمدا لم
یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہٗ
کفوًا احد۔

اِس دعا میں سورۃ اخلاص اور سورۃ انعام آیت ۱۰۲ اور الجن آیت نمبر ۴ کی روح کو سمو لیا گیا ہے۔ موخر الذکر دونوں صورتوں میں یہ الفاظ ہیں ولم تکن لہٗ صاحبۃ ۔ اور ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا۔ سورۃ جنّ کی آیت میں فعل بصیغہ ماضی ہے اور دعا میں بصیغہ مضارع استعمال ہوا ہے۔

اِسی طرح قرآنِ مجید کی آیت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھو الّذی لا الٰہ الّا ھو الملک القدّوس
(سورۃ الحشر آیت ۲۴)

حدیث میں اِس غائب کے صیغہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں مخاطب کے صیغہ سے تبدیل فرمایا۔ دعا کے الفاظ حدیث میں اِس طرح آئے ہیں کہ حضورؐ نماز کے لئے جب کھڑے ہوتے تو تکبیرِ تحریمہ سے پہلے دعا فرماتے اس کا ایک حصّہ یہ ہے :-

اللّٰھمّ انت الملک لا الٰہ الّا انت
(ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی الدعا عند افتتاح الصّلوٰۃ باللیل)

اِس دعا میں بھی غائب کی ضمیر کو مخاطب میں تبدیل کیا گیا ہے اور لا الٰہ اِلّا کو مؤخر کیا گیا ہے اور الملک کو مقدّم جبکہ قرآنی آیت میں اُلملک موخر ہے اور لا الٰہ الّا مقدّم۔

ایک اَور مثال پیش ہے قرآنِ مجید کی آیت ہے فاذا نزل بساحتھم فساء صباح المنذرین (الصّٰفّٰت آیت ۱۷۸)

لیکن حدیثوں میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں یہودیوں کی سرکوبی کے لئے تشریف لے گئے اور یہود نے آپؐ کو دیکھ کر خیبر کے دروازے بند کر لئے اور گھبرا کر کہا محمدؐ اور اس کا لشکر آگیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انّا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین (مسلم کتاب الجھاد والسیر باب غزوۃ خیبر)

دیکھئے یہاں حضورؐ نے آیت کے ابتدائی حصّہ میں تبدیلی فرمائی۔ واحد غائب کی جگہ جمع متکلّم کا صیغہ استعمال فرمایا اور بساحتھم کی جگہ بساحۃ قوم کے الفاظ استعمال فرمائے۔

اِن مثالوں سے ثابت ہوا کہ قرآنِ مجید کے الفاظ کو اپنی دعا میں استعمال کرنا جائز ہے کہ خود شارع علیہ السلام نے ایسا کیا۔ حضورؐ کے سامنے صحابیؓ نے ایسا کیا اور حضورؐ نے اسے سراہا اور یہ قرآنِ مجید سے عشق اور محبّت کی علامت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اُوپر کی دعا میں سورۃ فاتحہ کی دعا کو اپنایا ہے اور اس میں بعض دعائیہ جملوں کی ایزادی فرمائی ہے جیسے فرمایا ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصّراط المستقیم یہاں امر کی بجائے مضارع کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ اِس طرح آپ نے قرآنی دعا اھدنا الصّراط المستقیم کو اپنایا ہے۔

ایک مزید وضاحت بھی کر دوں کہ "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے اُردو ایڈیشن میں جو رقم اکرمؓ کے پاس ہے اُوپر کے فقرہ کے بعد صراط الّذین انعمت علیھم ہی ہے جبکہ انگریزی ایڈیشن میں انعم علیھم ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اِس کتاب کی تصنیف کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سورہ فاتحہ کی دعا کو اپنا کر اپنے الفاظ میں ایک دعا کی ہے اور

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی سے بھی ثابت ہے اور صلحاءِ وقت نے بھی اسے اپنایا ہے حضرت شیخ محی الدین ابنِ عربی نے اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ جز ۲ صـ ۲۸۳ اور جز ۳ صـ ۳۳ میں سورۃ انفطار اور سورۃ التکویر کی آیات کو اپنایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

تطلب بانکدارھا ۔ حال صخر سیّرت
تنظر فی تسییرھا ۔ جحیم نار سعّرت
سعرھا موقدھا ۔ لجنۃ قد ازلفت

وشمسھا قد کوّرت ۔ ونجمھا قد انکدر
بحورھا قد سجّرت ۔ وسقفھا قد انفطر
فاطکم حکم فاضل ۔ والامر امر مستتر

ایک وضاحت:۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سائل کے جواب میں فرمایا تھا جب اُس نے دریافت کیا تھا کہ میں مسجد میں امام ہوں بعض دعائیں جو صیغہ واحد متکلم میں ہوتی ہیں ان کو صیغہ جمع میں پڑھ کر مقتدیوں کو بھی اپنی دعا میں شامل کر لیا کروں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جو دعائیں قرآن شریف میں ہیں ان میں کوئی تغیر جائز نہیں کیونکہ وہ کلامِ الٰہی ہے وہ جس طرح قرآن شریف میں ہے اسی طرح پڑھنا چاہیئے ہاں حدیث میں جو دعائیں آتی ہیں انکے متعلق اختیار ہے کہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع پڑھ لیا کریں۔"

(بدر ۴ر اپریل ۱۹۰۷ء)

اِسی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اَور ارشاد پیش کرتا ہوں جس سے مسئلہ مزید واضح ہو جائے گا۔ فرمایا:۔

"لفظ آلِ محمد میں امام کا خیال کر لو اور نماز میں کچھ تغیّر تبدّل ہرگز مت کرو تاکید ہے۔ ہاں آخر نماز میں سلام سے پہلے جس قدر چاہو دعائیں مانگ لو جس زبان میں چاہو مانگو مگر نماز میں قطع و برید ہرگز نہ کرنا۔"

(بدر ۷ر ستمبر ۱۹۰۸ء)

اِن دونوں ارشاداتِ امام سے ظاہر ہے کہ حضورؑ نماز میں قرآنی آیت میں تغیّر و تبدّل سے منع فرما رہے ہیں کہ اس سے فتنہ کا دروازہ کھُل سکتا ہے کہ بالجہر دعاؤں قرآنی دعاؤں میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے کہ یہ مُنجر الی الفساد ہو سکتی ہے کہ کل کلاں کوئی امام تلاوت کرتے وقت قرآنی دعاؤں میں ضمائر میں کوئی تبدیلی کر لے۔ اور اوپر جتنی مثالیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کی ہیں ان میں سے کوئی بھی نماز کے اندر کی دعا نہیں ہے ــــ خلاصہ کلام یہ کہ قرآن مجید کی دعاؤں میں نماز کے اندر تغیر جائز نہیں۔ نماز سے باہر اگر کوئی دعا کرتا ہے اور اس میں قرآنی رُوح یا الفاظ کو اپناتا ہے تو یہ جائز اور مباح ہے کہ خود شارع علیہ السلام سے یہ ثابت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط سوم

مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ گھانا کے ایمان افروز حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلخیص غلام باری سیف

تائیدِ الٰہی کا ایک ایمان افروز واقعہ

برادرم مولوی نذیر احمد صاحب علی کے پہلے دَورہ میں جب وہ گولڈ کوسٹ میں مبلغ انچارج تھے تو ۱۹۳۱ء میں شمالی گولڈ کوسٹ (غانا) کے ایک گاؤں WA کے باشندے الحاج معلم صالح صاحب کالونی کے آسن سرکٹ میں اپنے کاروبار کے سلسلہ میں آئے تو اُن کی ملاقات مولوی نذیر احمد صاحب علی سے ہوئی اور تبادلہ خیالات کے بعد معلم صالح احمدی ہوگئے اور جب وہ اپنے وطن WA واپس گئے اور اپنی قبولِ احمدیت کا اظہار کیا تو تمام کا تمام گاؤں ان کے خلاف ہوگیا اور انہیں طرح طرح کی اذیتیں دینی شروع کر دیں اور متعدد بار ان پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ ایک دفعہ وہ اپنے گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے تو مخالفین میں سے ایک مخالف روشندان کے ذریعہ ان کے مکان میں داخل ہوا اور تلوار سے ان پر حملہ کیا۔ تلوار ان پر تو نہ لگی لیکن قرآن مجید پر لگی اور قرآن مجید کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ یہ سلوک وہاں کے مسلمان باشندوں کا ان کے ساتھ سالہا سال تک جاری رہا اور اس ساری معزارت کا اصل محرغنہ ڈپٹی کمشنر WA کا کلرک تھا جو کہ غیر احمدی امام مسجد کا لڑکا تھا۔ وہ حکام کو بھی معلم صالح کے خلاف بھڑکاتا رہتا تھا چنانچہ دو ڈپٹی کمشنر جنہوں نے معلم صالح کی مخالفت میں حصہ لیا انہیں اس جُرم کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا ملی۔ ان کی صحتیں خراب ہوگئیں اور حکومتِ برطانیہ نے انہیں ڈاکٹری مشورہ کے بعد صحت کی خرابی کی بناء پر واپس برطانیہ بھیج دیا معلم صالح کی تبلیغی سرگرمیوں کی بناء پر گاؤں کے باشندوں میں سے چند افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ اس سے مشتعل ہو کر گاؤں کے باشندوں نے حکام کے پاس رپورٹ کر کے معلم صالح کو گاؤں سے باہر نکلوا دیا۔ چنانچہ وہ ٹمالی چلے گئے اور کچھ عرصہ وہاں رہ کر پھر WA واپس آگئے۔

۱۹۴۰ء تک احمدیوں کی تعداد کچھ بڑھ گئی اور مخالفین نے پھر معلم صالح اور دوسرے احمدیوں کے خلاف سازشیں شروع کر دیں اور حکام کو بھی احمدیوں کے خلاف اُکسایا۔ ایک دن

I will agree with protest.
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالٹ پانڈ کے اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر صاحب نے مجھے بلایا اور کہا کہ چیف کمشنر شمالی علاقہ نے گورنر گولڈ کوسٹ کو یہ تجویز پیش کی ہے کہ تمام کے تمام احمدیوں کو وا سے گاؤں سے نکال کر کسی اور جگہ بسایا جائے۔ خدا کی شان دیکھئے کہ اسی معلم صالح کا بیٹا محمد آجکل شمالی علاقہ جات کا کمشنر ہے۔

(قبل ازیں ایک مسلم جج مصطفیٰ صاحب جو سائپرس (CYPRUS) کے رہنے والے اور گولڈ کوسٹ میں متعین تھے انہوں نے گورنمنٹ کو مشورہ دیا کہ احمدیوں کے خلاف ایسا قدم نہ اٹھایا جائے لیکن گورنمنٹ گولڈ کوسٹ نے ان کے اس مشورہ کو نظر انداز کر دیا)

جب سالٹ پانڈ کے اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر نے مجھے اپنے دفتر میں بلایا اور مجھے کہا کہ چیف کمشنر شمالی علاقہ کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے گورنر نے مجھے لکھا ہے کہ امیر جماعتِ احمدیہ گولڈ کوسٹ کو آگاہ کیا جائے کہ گورنمنٹ کا یہ منشاء ہے کہ وا (WA) کے احمدیوں کو وا سے نکال کر کسی اور جگہ آباد کیا جائے۔ میں نے اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر صاحب کو جواباً کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف سے بعید بات ہے کہ کسی کو اس کے مذہبی عقائد کی بناء پر اس کے وطن سے نکال دیا جائے۔ احمدیوں کے اپنے مکانات کے علاوہ وہاں ایک بہت بڑی مسجد بھی ہے جس سے انہیں ہاتھ دھونا پڑے گا۔ تو اس پر میں نے کہا کہ

میں گورنمنٹ کے فیصلہ کے ساتھ اتفاق کروں گا لیکن احتجاج کے ساتھ۔ کیونکہ حکومت کے سامنے بے بس تھا۔

اس پر اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر نے مجھے کہا کہ میں ایک مسودہ تیار کروں گا جو آپ کو دکھایا جائے گا اور اس کے بعد وہ گورنر صاحب کو بھیج دیا جائے گا لیکن بجائے اس کے کہ وہ مسودہ مجھے دکھاتا اس نے براہِ راست گورنر کو لکھ دیا کہ امیر جماعتِ احمدیہ رضامند ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد چیف کمشنر شمالی علاقہ جات نے معلم صالح کو وا سے شمالی بلایا اور اُسے کہا کہ آپ کے امیر جماعت اِس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ وا کے احمدیوں کو وہاں سے باہر نکال کر کسی اور جگہ آباد کیا جائے۔ اِس پر معلم صالح نے چیف کمشنر سے دریافت کیا کہ آپ بتائیں کہ امیر جماعتِ احمدیہ گولڈ کوسٹ کا حکم ہے کہ وا کے احمدیوں کو ان کے گاؤں سے نکال کر باہر کسی اور جگہ بسایا جائے یا کہ ان کی رائے ہے؟ تو چیف کمشنر نے کہا کہ یہ امیر جماعتِ احمدیہ کی رائے ہے حکم نہیں۔ اس پر معلم صالح نے کہا کہ اگر امیر صاحب کا حکم ہوتا تو پھر ہمارے لئے ماننا ضروری تھا لیکن رائے کا ماننا ضروری نہیں۔ اس پر چیف کمشنر خاموش ہو گیا اور اس کی ساری سکیم فیل ہو گئی۔

میری تلاشی اور برأت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس کے کچھ عرصہ بعد دَوران جنگ عظیم ثانی ۱۹۴۰ء کا واقعہ ہے کہ ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے CHAMBER POT پر ایک سانپ ہے جس کا مُنہ میرے پیشاب کی طرف ہے اور اُس کی دُم CHAMBER POT کے اُوپر کے حصّہ کی طرف ہے۔

اسی دن بعد نماز فجر جب مَیں مبلغین کلاس کو قرآنِ مجید کی تفسیر پڑھا رہا تھا تو مَیں نے طلباء کے سامنے ذکر کیا کہ گذشتہ رات مَیں نے ایسی خواب دیکھی ہے معلوم ہوتا ہے کہ مجھ پر یا جماعت پر کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ ابھی مَیں اِس بات کا ذکر ہی کر رہا تھا تو ایک طالبِ علم نے کہا کہ مولوی صاحب دیکھو ہمارے اِس مشن ہاؤس کے اِردگرد دُو درجن کے قریب پولیس کے سپاہی گھیرا ڈالے کھڑے ہیں۔ مَیں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو واقعی پولیس کے آدمی ہمارے مشن ہاؤس کے اِردگرد گھیرا ڈالے رہے تھے۔ ان میں سے ایک سپاہی جو خفیہ پولیس کا آدمی تھا اور سِولین (CIVILIAN) لباس میں ملبوس تھا وہ مشن ہاؤس کے مشرقی گیٹ کی طرف سے مشن کے صحن میں داخل ہوُا اور جب وہ داخل ہو رہا تھا میری نظر اس پر پڑی اس کے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے مَیں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا یہ وارنٹ آپ میرے لئے لائے ہیں تو اس نے ہاں میں جواب دیا۔ جب مَیں نے کاغذات دیکھے تو وہ میری تلاشی کے وارنٹ تھے اور ان میں درج تھا کہ میری جرمنی سے خط و کتابت ہے اور اسلحہ میرے پاس ہے اور ٹرانسمیٹر کا آلہ اور دیگر سامان میرے پاس ہے۔ مَیں نے اسے مُسکراتے ہوئے کہا کہ آئیے آکر اپنی تسلّی کر لیں۔ وہ مشن ہاؤس میں داخل ہوئے ایک حوالدار اور اس کے ہمراہ دُو سپاہی تھے جنہوں نے مشن ہاؤس کے اندر ہر ایک چیز کی تلاشی لی میری ساری فائلز (FILES) دیکھیں۔ چونکہ وہاں کوئی چیز تھی ہی نہیں اِس واسطے انہیں کچھ نہ ملا۔ مَیں بشاشتِ قلب اور دلیرانہ طریق سے ان کے ساتھ باتیں کرتا رہا اور بعض دفعہ مذاق بھی کرتا رہا۔ مشن ہاؤس سے کچھ نہ ملنے پر انہوں نے مجھے کہا کہ ہم مشن کے دفاتر کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ ازروئے قانون آپ لوگ دفاتر کی تلاشی نہیں لے سکتے کیونکہ وہاں جنرل سیکرٹری اور کیشیئر کام کرتے ہیں اور تلاشی کا وارنٹ آپ ان پر نہیں لائے اِس لئے آپ ان دفاتر کی تلاشی نہیں لے سکتے۔ میرے کہنے پر وہ رُک گئے۔ مَیں نے پھر انہیں کہا کہ چلو یہاں بھی تلاشی لے لیں لیکن وہاں بھی کچھ نہیں تھا یہ صرف ایک جھوٹ اور بہتان تھا جو مجھ پر باندھا گیا تھا اِس لئے دفاتر میں بھی انہیں کچھ نہ ملا۔ مشن ہاؤس کے صحن میں ایک بڑی سی ٹینکی TANK تھی جو اُلٹی پڑی ہوئی تھی وہ کہنے لگے کہ ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ اسے بھی اُلٹ کر دیکھ لیں۔ اس میں بھی کچھ نہ
ملا بعد ازاں مشن ہاؤس کے احاطہ میں سکول کے
طلباء کا ہوسٹل تھا انہوں نے کہا کہ ہم بچوں کے
کمروں کی بھی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔ مَیں نے پولیس
کو کہا کہ جب تم بچوں پر تلاشی کا وارنٹ لے کر
نہیں آئے تو تم کیسے ان کی تلاشی لے سکتے ہو۔
میرے کہنے پر وہ رُک گئے۔ جب وہ رُک گئے تو
پھر مَیں نے انہیں کہا کہ چلو بچوں کے صندوقوں اور
سامان کی بھی آپ تلاشی لے لیں آپ کو یہاں سے
کچھ بھی نہیں ملے گا کیونکہ یہ بہتان ہے جو مجھ پر
باندھا گیا ہے۔ ابھی وہ تلاشی سے فارغ ہوئے
ہی تھے تو سپرنٹنڈنٹ پولیس آپہنچا اور اس نے
حوالدار سے دریافت کیا کہ کیا کوئی چیز تمہیں ملی
ہے؟ وہ کہنے لگا کہ نہیں کچھ نہیں۔ پھر اُس نے
سوال کیا کہ کیا آپ نے ان کی فائلیں پڑھی ہیں۔
تو حوالدار نے جواب دیا کہ ہاں ہم نے ان کی تمام
فائلیں دیکھی ہیں۔ اس پر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے
مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ مَیں آپ کی
PERSONAL فائل دیکھنا چاہتا ہوں مَیں نے
اسے جواب دیا کہ میری PERONAL FILE
کوئی نہیں مشن کی فائلیں ہیں اور جتنی بھی خط و
کتابت حکومت کے حکام، محکمہ تعلیم، پبلک، ممبرانِ
جماعتِ احمدیہ اور مرکزِ جماعت احمدیہ سے ہوتی
ہے وہ تمام اِن فائلوں میں موجود ہے۔ آپ
بڑی خوشی سے انہیں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ
پولیس بھی مشن ہاؤس میں گیا اور اس نے فائلیں
دیکھیں لیکن انہیں کچھ بھی نظر نہ آیا۔

جب اس نے سب تلاشی ختم کر لی تو اسنے
مجھے کہا کہ معاف فرمائیں مَیں نے آپ کو پریشان
کیا۔ مَیں نے اسے جواباً کہا کہ آپ نے اپنی ڈیوٹی
ادا کی ہے۔ جب یہ باتیں ہو رہی تھیں تو اُسے
ایک نزدیک کے گاؤں سے اطلاع ملی کہ وہاں کوئی
شخص شراب بنا رہا ہے اس شراب کو
NATIVE SUM کہتے تھے۔ یہ اطلاع پاتے
ہی وہ وہاں پہنچا اور اس نے اس شراب کی ایک
بوتل پکڑ لی لیکن مجرم نے اسی کے ہاتھ میں اس بوتل
کو توڑ ڈالا اور بوتل کے شیشے سے سپرنٹنڈنٹ
پولیس کے ہاتھ زخمی ہو گئے اور پھر وہاں سے
اسے ہسپتال کی ایمبولنس میں سالٹ پانڈ کے
ہسپتال لایا گیا۔ جب وہ ہمارے مشن ہاؤس کے
سامنے کی سڑک اور شہر میں سے گزر رہا تھا تو
بعض غیر مسلموں نے کہا کہ دیکھو تم نے مولوی نذیر احمد
مبشر جیسے بے ضرر آدمی کو تکلیف پہنچائی ہے
اور یہ اس کا نتیجہ ہے۔ جب اُس کا ہاتھ ٹھیک ہوا
تو وہ ایک دن کیمبل کوسٹ اپنی کار میں جا رہا تھا
تو اس کی کار ایک بڑی بس سے ٹکرا گئی جس کے
نتیجہ میں اس کی کار ایک کھال میں گر پڑی لیکن
اس حادثہ میں وہ بچ گیا۔ اس حادثہ کے بعد
سپرنٹنڈنٹ پولیس کی بیوی نے اسے کہا کہ بہتر ہے
کہ تم مولوی نذیر احمد مبشر سے معافی مانگو۔ اس پر

اس نے دو ولائتی مرغیاں مجھے بطور تحفہ بھجوائیں اور ندامت کا اظہار کیا۔ لیکن مَیں نے یہ کہہ کر واپس کر دیں کہ اگر آپ ان کی قیمت لینا چاہتے ہیں تو مَیں رکھ لیتا ہوں وگرنہ واپس۔ اِس واقعہ کے بعد سپرنٹنڈنٹ پولیس میرا دوست بن گیا اور جہاں کہیں بھی ملتا تھا بڑے تپاک سے اور دُور سے ہی مجھے سلام کرتا تھا (اس کا نام سپرنٹنڈنٹ بالس تھا)۔

خدائی گرفت

جب یہ تلاشی ہو چکی تو مَیں نے چیف کمشنر کیپ کوسٹ کے پاس پولیس کی اِس کارروائی کی شکایت کی۔ چیف کمشنر نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ بتائیں کہ تلاشی کے وارنٹ پر دستخط کس کے تھے؟ مَیں نے کہا کہ یقینی طور پر تو مَیں نہیں کہہ سکتا لیکن ان دنوں سالٹ پانڈ کا علاقہ مجسٹریٹ وہاں نہیں تھا چنانچہ میرا خیال ہے کہ اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر صاحب نے تلاشی کے وارنٹ پر دستخط کئے ہونگے اس پر انگریز چیف کمشنر صاحب نے بڑی ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ مَیں اِس معاملے کی تحقیق کرواؤں گا۔

دریں اثناء اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر سالٹ پانڈ کی تبدیلی وہاں سے ASHANTI MOMPONG ہو گئی اور وہ وہاں جاکر BLACK FEVER میں مبتلا ہو کر جلد ہی فوت ہو گیا۔

۱۹۴۰ء کا ہی ایک اَور واقعہ ہے کہ ایک روز دوپہر کے کھانے کے بعد میں چارپائی پر لیٹا ہوا تھا کہ مَیں نے دیکھا کہ میرے سامنے سے ایک ٹیلیگرام فارم گزر گیا ہے اس پر لکھا ہوا تھا:۔

AH! ALL AGE IS

SEVENTY ONE.

یہ نظارہ مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا اور یہ بھی لکھا کہ حضور اس اکہتر کے ہندسہ سے اکہتر دن، ہفتے، مہینے یا سال مراد ہیں اور اس سے کون مراد ہے؟ تو حضور کی طرف سے جواب ملا کہ جس بات کو خدا نے نہیں بتایا اس کے بارہ میں آپ کیوں پوچھتے ہیں؟

کماسی احمدیہ سکول کا افتتاح

۱۵ر جنوری ۱۹۴۱ء کو اکرا فل مڈل سکول کا اور ۲۷ر جنوری ۱۹۴۱ء کو کماسی احمدیہ سکول کا اجراء کیا۔

کماسی احمدیہ سکول کے اجراء کے موقع پر شاہِ اشانٹی کے نمائندے بھی رسمِ افتتاح کے وقت موجود تھے۔ خاکسار نے اسلام اور تعلیم کے موضوع پر لیکچر دیا۔ احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی بکثرت شامل ہوئے۔

قتل کا ارادہ کرنے والا احمدی ہو گیا

اسی سال

یں ابادکہ گاؤں جماعت کے تبلیغی وتربیتی دورہ پر
گیا۔ یہ گاؤں ایک دریا کے پار گھنے جنگل میں واقع ہے
بذریعہ کشتی دریا عبور کرنا پڑتا ہے جب میں وہاں
تقریر کرنے کے بعد واپس آرہا تھا تو میرے ہمراہ
ایک احمدی نوجوان بطور گائیڈ تھا جو میرا سامان
یعنی سوٹ کیس اٹھائے ہوئے تھا۔ یہ نوجوان دریا
کی جانب آتے ہوئے جنگل میں راستہ بھول گیا۔
اور دریا کے گھاٹ جہاں پہ ہم نے کشتی میں سوار
ہوکر دریا عبور کرنا تھا اس جگہ سے کسی اور سمت
دریا پر پہنچ گیا اور وہاں مجھے اکیلے کو چھوڑ کر کہنے
لگا کہ میں چونکہ راستہ بھول گیا ہوں اِس لئے
آپ تھوڑی دیر یہاں ٹھہریں تاکہ میں گھاٹ کا پتہ
کر آؤں اور آپ کو وہاں لے چلوں جہاں سے بذریعہ
کشتی ہم دریا عبور کر سکیں گے۔ میں دریا کے
کنارے اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک جنگل سے
مجھ سے قریباً پندرہ فٹ کے فاصلہ پر ایک نائیجیرین
نوجوان نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں ایک تیز خنجر تھا
وہ پہلے تو کچھ دیر میری طرف دیکھتا رہا لیکن پھر
اس نے مُنہ پھیر لیا اور جب تھوڑی دیر بعد
دوبارہ میری طرف اس نے دیکھا تو اس کی آنکھیں
سُرخ اور خون آلود تھیں اور مجھ پر حملہ کرنے پر
تیار تھا۔ اُس نے اُونچی آواز سے مجھے کہا کہ لوگ
کہاں ہیں؟ تو جواباً میں نے اُسے بلند آواز
سے کہا کہ وہ یہیں ہیں۔ اتنے میں میرے گائیڈ
احمدی نوجوان کے تیزی سے آتے ہوئے پاؤں
کی آہٹ آنی شروع ہوئی جسے سُنکر وہ شخص
جنگل میں غائب ہوگیا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے
اسی علاقہ کے احمدی افریقن مبلغ کو یہ واقعہ سُنایا
تو اس نے کہا کہ جس شخص کا حُلیہ آپ مجھے بتا رہے
ہیں اسی حلیہ کا ایک آدمی جو کہ نائیجیریا کا رہنے والا
ہے ہماری جماعت میں داخل ہوچکا ہے۔ چنانچہ
جب دوسری مرتبہ میں اس علاقہ میں ایک میٹنگ
میں گیا تو نمازِ جمعہ میں میں نے اسی نائیجیرین شخص
کو جو جنگل میں مجھ پر حملہ کرنا چاہتا تھا مسجد میں
موجود پایا۔

ہٹلر اور مسولینی کی شکست کی خبر

جب عالمگیر جنگِ عظیم دوم زوروں پر تھی تو
ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت وسیع
میدان ہے جس میں چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں اُگی ہوئی
ہیں اور اس میدان میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا
ہے میں نے اس پانی میں دو بیلوں کو دیکھا ایک
بیل تو بہت ہی جسیم و ضخیم تھا اور دوسرا بیل اس
سے ذرا دُبلا۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ بڑے بیل
کو پانی کی تہہ میں سے بیل کے پیٹ کے نیچے ہاتھ
ڈال کر اُسے اُوپر اُٹھالوں۔ چنانچہ جب میں نے
اُسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر پانی میں سے اُوپر
اُٹھایا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ کی ہتھیلی پر
ایک مُردہ چوہا ہے اور اس وقت میرے دل میں
ڈالا گیا کہ یہ ہٹلر ہے اور دوسرے بیل کو بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح ہی میں نے اُٹھایا تو وہ میری ہتھیلی پر ایک چھچھوندر کی طرح مرا ہوا نظر آیا اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ مسولینی ہے۔ اسی خواب کو میں نے سالٹ پانڈ کی جماعت کے سامنے بیان کیا اور کہا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کی شکست ہوگی۔

میرے آقا کا اظہارِ خوشنودی

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاکسار کی دینی مصروفیات اور خدمات کو سراہتے ہوئے اپنے ایک خطبہ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء (جو الفضل یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا) میں فرمایا:۔

"مولوی نذیر احمد مبشر سیالکوٹی آج کل گولڈ کوسٹ میں کام کر رہے ہیں یہاں گو جماعتیں پہلے سے قائم ہیں مگر وہ اکیلے کئی ہزار کی جماعت کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ پھر ان کی قربانی اس لحاظ سے بھی خصوصیت رکھتی ہے کہ وہ آنریری طور پر کام کر رہے ہیں جماعت ان کی کوئی مدد نہیں کرتی۔ وہ بھی سات آٹھ سال سے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے جدا ہیں بلکہ تبلیغ پر جانے کی وجہ سے وہ اپنی بیوی کا رخصتانہ بھی نہیں کرا سکے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

۱۹۴۲ء کا واقعہ ہے کہ ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ روزِ محشر ہے اور بہت سے لوگ جمع ہیں ان لوگوں کے چہرے چمک رہے ہیں اور وہ گیلریوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مخاطب فرما رہے ہیں۔ حضور علیہ السلام کا رُخ مبارک مغرب کی طرف ہے۔ حضور علیہ السلام کے چند قدموں کے فاصلہ پر پیچھے کی جانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند قدم پیچھے یہ عاجز کھڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اثنائے خطابت میں پیچھے کی طرف مڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرماتے ہیں "یہ میرا مسیح موعود ہے۔ یہ میرا مسیح موعود ہے۔ یہ میرا مسیح موعود ہے"۔

انگریزی لیکچر اور خدائی تائید

ایک دن ہمارے سینئر سکول کے (بچوں) اساتذہ نے مجھے کہا کہ آپ سالٹ پانڈ کے تعلیم یافتہ لوگوں کو بلا کر ایک تقریر کریں۔ میں نے اساتذہ کو کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میری انگریزی زبان کچھ زیادہ اچھی نہیں۔ ٹیبل ٹاک یا گاؤں میں لیکچر دینا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسان بات ہے لیکن انگریزی دانوں کے سامنے پبلک لیکچر انگریزی زبان میں کوئی آسان بات نہیں اس لئے ایک ہفتہ تک دعا کرنے کے بعد میں آپ کو بتا سکوں گا کہ انگریزی دان غیر از جماعت کو بلا کر لیکچر دوں یا نہ دوں۔ چنانچہ ایک ہفتہ تک دعا کرنے کے بعد میں نے اساتذہ سکول کو کہا کہ آپ لیکچر کے لئے تاریخ مقرر کر کے دعوت نامے جاری کر دیں۔ اس لیکچر کا اہتمام ہمارے سالٹ پانڈ سینئر سکول کی گراؤنڈ میں کیا گیا اور اس لیکچر کا عنوان تھا:۔

which is the universal Religion, Islam or Christianity ?

چنانچہ میں نے ڈیڑھ گھنٹہ تک مندرجہ بالا مضمون پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ میں بلا کسی روک ٹوک خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی شدگی اور روانی کے ساتھ یہ مضمون بیان کر رہا تھا۔

تقریر کے اختتام پر سوالات کا موقع دیا گیا اور قریباً ایک گھنٹہ تک عیسائی سامعین مختلف سوالات کرتے رہے اور انہیں تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

میری اس تقریر سے متاثر ہو کر میتھوڈسٹ چرچ سالٹ پانڈ کے اسسٹنٹ پادری نے اگلے دن اپنے گرجا میں عبادت کے لئے آئے ہوئے عیسائی ممبران کو مخاطب کر کے کہا کہ تم لوگ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہو لیکن مولوی نذیر احمد مبشر نے جمعہ کے روز احمدیہ سینئر سکول کی گراؤنڈ میں لیکچر دیتے ہوئے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عیسائیت صرف اور صرف بنی اسرائیل کے لئے ہے نہ کہ غیر اقوام کے لئے۔

میرا یہ لیکچر مضمون کی صورت میں ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے نومبر ۱۹۴۳ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

سوالات کے دوران اس پادری نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ آپ نے دورانِ تقریر بائیبل کے حوالہ جات کیوں دیئے ہیں آپ نے اپنی کتاب قرآن مجید سے ہی کیوں استنباط نہیں کیا؟

اس کے جواب میں میں نے کہا قرآن نے ہی مجھے یہ اتھارٹی دی ہے کہ میں آپ کی بائیبل سے حوالہ جات پیش کروں اور وہ اتھارٹی یہ ہے کہ

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ...

ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھ پر اس کتاب کو حق پر مشتمل اتارا ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اپنے سے پہلی کتاب کی باتوں کو پورا کرنے والی ہے اور اس پر محافظ ہے۔ پس تُو اس کتاب کے مطابق جو اللہ نے تجھ پر اتاری ہے اُن کے درمیان فیصلہ کر۔۔۔

ایک خدائی نشان

۱۹۴۳ء کا واقعہ ہے کہ ٹاکوراڈی بندرگاہ کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک غیر احمدی معلم جس کا نام داؤدا تھا اور ہاؤسا قوم سے تعلق رکھتا تھا اس کے ساتھ مناظرہ ہؤا۔ یہ شخص کوئی عالم نہیں تھا اور نہ ہی اس کے پاس کوئی وزنی دلائل تھے دورانِ مناظرہ دشنام دہی سے کام لیتا تھا اور سامعین کو فساد پر اُبھارتا تھا یہاں تک کہ اسنے جوش میں آکر ہمارے جنرل سیکرٹری کے مُنہ پر تھپڑ مار دیا۔ جب وہ مناظرہ سے شکست خوردہ واپس اپنے گاؤں اسکورا پہنچا تو اس پر فالج کا حملہ ہؤا اور اس کے چند روز بعد راہیٔ ملکِ عدم ہؤا۔

۱۹۴۳ء کا ہی واقعہ ہے کہ ایک دفعہ مَیں اکرا کسی کام کے لئے گیا تو وہاں جنرل پوسٹ آفس کے پاس کچھ سفید فام دکاندار تھے وہ میرے ساتھ انگریزی میں گفتگو کرنے لگے۔ ان کے طرزِ تکلّم سے معلوم ہوتا تھا کہ یا تو وہ یونانی باشندے ہیں یا فرانسیسی کیونکہ ان کا انگریزی تلفّظ صاف نہیں تھا لیکن اثنائے گفتگو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا آپ عربی زبان میں کلام کر سکتے ہیں مَیں نے کہا ہاں! پھر انہوں نے میرے ساتھ عربی زبان میں گفتگو شروع کر دی۔ مجھے معلوم ہؤا کہ وہ شامی اور لبنانی مسلمان ہیں۔ زیرِ بحث مضمون وفاتِ مسیح تھا جب مَیں نے ان کے سامنے آیت فلمّا توفیتنی کنت انت الرّقیب علیھم پڑھی تو وہ کہنے لگے کہ یہ آیت قرآنِ مجید میں نہیں۔ مَیں نے کہا کہ یہ آیت قرآن میں مجید ہے میری جیب میں اُس وقت چھوٹے سائز کا مصری قرآنِ مجید تھا مَیں نے جیب سے نکال کر انہیں اس میں سے جب مندرجہ آیت نکال کر دکھائی تو اس پر وہ کہنے لگے کہ یہ آپ کا ہندوستانی قرآن مجید ہے مَیں نے کہا کہ کیا کوئی ہے جو قرآنِ مجید تبدیل کر سکے آپ ذرا ہوش سے بات کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ مَیں نے انہیں بتایا کہ یہ قرآن تو مصر میں شائع ہؤا ہے آپ کیسے کہتے ہیں کہ یہ ہندوستانی قرآن ہے۔ اس پر انہیں ندامت اُٹھانی پڑی۔

پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ قرآن مجید میں ایک آیت ہے کہ جس میں لکھا ہؤا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسمِ عنصری کے ساتھ آسمان پر گئے۔ مَیں نے اس پر کہا کہ ایسی کوئی آیت قرآن کریم میں موجود نہیں کہ جس میں لکھا ہؤا ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ

اپنے جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اُٹھائے گئے ہوں۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ کیا آپ کے مدِّ نظر آیت بل رفعہ اللہ الیہ تو نہیں۔ تو اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہاں یہی آیت ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ اہلِ زبان ہیں آپ کو اپنی زبان بھی اچھی طرح نہیں آتی۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ فاعل ہو اور ذی رُوح مفعول ہو تو اس جگہ رفع کے معنی ترقیٔ درجات اور بلندیٔ مراتب کے ہوا کرتے ہیں اور اس کی چند مثالیں بھی قرآن اور حدیث سے دیں۔

ہماری یہ گفتگو اتنی دلچسپ تھی کہ بہت سے لبنانی مرد اور مستورات جمع ہو گئے اور ہماری اس گفتگو سے مستفید ہوئے۔

پبلشر:۔ عبداللطیف خان
پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی
مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید
دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ۔
تاریخ اشاعت:۔ ہر ماہ کی دس تاریخ
رجسٹرڈ نمبر ایل:۔ ۷۶۷۶
فون نمبر:۔ ۶۷۸
کتابت:۔ حمید الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

نصرتُ الاسلام اور شوکتِ اسلام۔ دو باتصویر دیدہ زیب پمفلٹ جن میں تصویری زبان میں اشاعتِ اسلام کے بارے میں جماعت کی مساعی کو مرتّب کر دیا گیا ہے۔

شوکتِ اسلام میں احمدیت کے بارہ میں مشاہیر کی رائے اور تاثرات۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابتدائی ایمان لانے والوں کے فوٹو اور حضرت مسیح ناصریؑ کی شبیہہ اور ان کی عمر کے بارہ میں جدید تحقیق۔

نصرتِ اسلام میں مختلف ممالک کی مساجد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف سربراہان اور چیدہ شخصیات کے ساتھ تصاویر اور چھ زبانوں میں قرآنِ مجید کی جھلکیاں دکھائی گئی ہیں۔

غیر از جماعت احباب میں تبلیغ کے لئے بہت مؤثر ہیں۔ درج ذیل پتہ سے منگوا کر تقسیم کریں:۔

ملنے کا پتہ:۔ ۱۔ افضل برادرز ربوہ
۲۔ ملک منظور احمد نیو سمن آباد لاہور
قیمت سو روپیہ سینکڑہ۔

کثرت سے سنجیدہ طبقہ تک پہنچایئے

شوکتِ اسلام (باتصویر) حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور تحریکِ احمدیت سے متعلق ممتاز راہنماؤں کے تاثرات کی ایک جھلک۔ فی سینکڑہ -/۱۰۰ روپے

نصرتِ اسلام (باتصویر) اسلام کے عالمگیر غلبہ کی خاطر حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے بیرونی ملکوں کے دورے۔ تراجیم کلامِ پاک۔ کسرِ صلیب لندن کانفرنس۔ فی سینکڑہ -/۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ:۔ ملک منظور احمد ۱۰۸ نیو سمن آباد۔ لاہور

آپ کو معلوم ہی ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کے لئے اب
اتنا پتہ ہی کافی ہے
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ فون ۶۳۸
نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
پاک ٹمبرز
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
فون دکان ۶۲۶۱۸
فون رہائش ۵۳۵۰۰
کو یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۳۸۴۹
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیں

ہر قسم کی
کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں
نیز
سلنسر بکس اور سلنسر پائپ
کیلئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۳۱۱۴۶۳

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے
مشہور مجرّب یونانی ادویات
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبِّ اٹھرا مکمّل کورس پچیس روپے
ترینہ اولاد گولیاں مکمّل کورس تیس روپے
زرد جام عشق ایک ماہ کیلئے تیس روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ؛ ربوہ فون نمبر ۶۳۸
نگران: حکیم عبدالحمید (ورجاوی)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لاویں
فون نمبر ۶۰۲۲۰
۵۳۴۲۰
رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۸۰۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ
رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

کپڑے کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵۔ بی۔ انارکلی لاہور
الفردوس شال مرچنٹ
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ
و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی
داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں،
سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال مرچنٹ
۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

کپڑے کی عظیم دکان
مراد کلاتھ ہاؤس۔ ریل بازار فیصل آباد
فون نمبر ۲۲۷۴۰ —— ۶۷۷۶۷
ہر قسم کے پارچات۔ اونی۔ سوتی۔ ریشمی۔ بنارسی ساڑھیاں۔ لہنگا سوٹ۔ کمبل۔
گرم سوٹنگ وغیرہ واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لاویں۔
بشیر احمد مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار
فیصل آباد

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پٹرتل کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیے
سٹار ٹمبر
۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے البطہ پیدا کیجئے
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah